# 146967 - طلاق پر مصر بیوی کو نفاس کی حالت میں طلاق دے دی

**سوال**

کئی برس سے میرے اور بیوی کے مابین جھگڑا چل رہا تھا اور میں نے شدید غصہ کی حالت میں طلاق کے الفاظ بول دیے شدید جھگڑے کی وجہ سے مجھے پتہ نہیں میں نے کیا کہا.
ایك مولانا صاحب نے مجھے فتوى دیا كہ اس وقت دی گئی طلاق واقع نہیں ہوئی، اور پچھلے ماہ میری بیوی نے بچہ جنم دیا اور نفاس كی حالت میں ہی ہمارا جھگڑا ہوا تو اس نے كمرہ كا دروازہ بند كر كے چابی چھپا دی تا كہ میں باہر نہ نكل سكوں اور مشكل حل كروں.
اس كی بنا پر مجھے اور زیادہ غصہ آیا اور میں نے جھگڑتے ہوئے اسے كہا: تم اكیلی رہنا چاہتی ہو، میرا مقصد اسے طلاق دینے كا تھا، جھگڑا اور زیادہ ہوا تو میں نے اسے كہا: تم واقعی طلاق لینا اور اكیلا رہنا چاہتی ہو ؟
وہ جواب میں كہنے لگی: مجھے طلاق دے دو تا كہ میں اس آگ سے راحت میں آ جاؤں جس میں زندگی بسر كر رہی ہوں لہذا میں نے اسے طلاق دے دی.
یہ علم میں رہے كہ میں نے چابی لینے كی كوشش كی تا كہ گھر سے باہر جا سكوں، اور میں نے اسے یہ بھی كہا كہ: نفاس كے بعد میں تمہیں طلاق دے دونگا، میرا مقصد دھمكی دینا تھا تا كہ معاملہ ٹھنڈا ہو جائے، اور میں نكل سكوں اور معاملات اپنی حالت میں آ جائیں.
لیكن بیوی ابھی طلاق لینے پر مصر رہی، تو میں نے اسے " تجھے طلاق " كے الفاظ كہے، اور اس كے بعد ہم نے جو كچھ ہوا اس كے بارہ میں بات چیت كی، اور وہ كہنے لگی اللہ كی قسم مجھے نہیں كہ میں نے طلاق طلب كی تھی، اور نہ ہی میرا یہ مقصد تھا، میرا سوال یہ ہے كہ:
كیا طلاق واقع ہو گئی ہے، اور اگر واقع ہو گئی ہے تو كیا یہ پہلی طلاق شمار ہو گی یا دوسری، اور اس كی عدت كیا ہے اور میں بیوی سے رجوع كب كر سكتا ہوں، كیونكہ ابھی وہ نفاس كی حالت میں ہے، اور ان ایام میں نفاس ختم ہونے والا ہے.
اور كیا میں اس كے سامنے لفظی طور پر شروط ركھ سكتا ہوں تا كہ اس سے رجوع كر سكوں اور وہ ان مشكلات كو دوبارہ پیدا نہ كرے جو پہلے بھی كرتی ہے.
یہ علم میں رہے كہ ایك مولانا صاحب نے طلاق واقع ہونے كا فتوى دیا ہے، اور یہ نفاس میں حرام ہے.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

مشروع طلاق یہ ہے كہ مرد بیوی كو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس نے بیوی سے ہم بستری نہ كی ہو، اور

اگر وہ اسے حیض یا نفاس میں طلاق دیتا ہے تو یہ طلاق بدعی کہلاتی ہے.

فقہاء کرام نے طلاق بدعی میں اختلاف کیا ہے، جمہور کے ہاں یہ طلاق واقع ہو جائیگی، اور بعض فقہاء کہتے ہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ طلاق بدعی حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی جب آپ عورتوں طلاق دیں تو انہیں ان کی عدت کے آغاز میں طلاق دیں الطلاق ( 1 ).

معنی یہ ہے کہ وہ جماع کے بغیر طاہر ہوں، یہ قول اختیار کرنے والوں میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں اہل میں سے ایك جماعت نے ان کے اسی قول کو اختیار کیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا فتوی ہے:

" طلاق بدعی کی کئي ایك انواع و اقسام ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی بیوی کو حیض یا نفاس یا پھر جس طہر میں بیوی سے جماع کیا ہو طلاق دے، صحیح یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 20 / 58 ).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو نفاس اور حیض سے پاکی کی حالت میں اور ایسی حالت میں طلاق دی جائے جس میں بیوی سے ہم بستری نہ کی گئی ہو، تو یہ شرعی طلاق ہوگی.

لیکن اگر کوئی شخص حیض یا نفاس یا پھر ایسے طہر میں طلاق دے جس میں بیوی سے ہم بستری کی ہو یہ تو طلاق بدعی کہلاتی ہے، اور صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی ( صلی اللہ علیہ وسلم ) جب آپ عورتوں کی طلاق دیں ت وانہیں ان کی عدت ( کے آغاز ) میں طلاق دیں الطلاق ( 1 ).

معنی یہ ہے کہ وہ جماع کے بغیر پاك ہوں، اہل علم نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے یہی کہا ہے کہ وہ وہ جماع کے بغیر طہر میں ہوں، یا پھر حاملہ ہوں یہ تو عدت کے لیے طلاق ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق ( 44 ).

مزید آپ فتاوی شیخ ابن باز ( 21 / 286 ) کا مطالعہ بھی کریں.

اس بنا پر آپ نے جو طلاق دی ہے کہ عورت نفاس کی حالت میں تھی تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی.

مزید آپ سوال نمبر ( 110488 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .